امامیہ مشن کی ۱۴ چودہویں دینی خدمت

علی اور کعبہ

مصنفہ

عمدۃ الافاضل و زبدۃ الاماثل مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ

رکن ادارۂ تحریر اخبار "الواعظ" مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

(رجب ۱۳۵۲ھ)

امامیہ مشن کی چودہویں ۱۴ دینی خدمت

بیادگار

ولادت حضرت امیر المومنین سید الوصیین علی ابن ابیطالب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

۱۳ رجب ۱۳۵۲ھ

یہ رسالہ ایک ایسے سوال کا جواب ہے جو اکثر پیش کیا جایا کرتا ہے کہ حضرت علیؑ کی کعبہ میں ولادت کا ثبوت کتب اہلسنت میں کہاں ہے؟

فاضل مصنف نے کمال عرق ریزی سے اہلسنت کے مستند کتب تاریخ و سیر و مناقب کا کافی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔

امید ہے کہ اہل انصاف اس رسالہ کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے۔

خادم ملت

سید ابن حسین۔

سکریٹری "امامیہ مشن"

حسین آباد۔ لکھنؤ

امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دنیا جسقدر حق پوش ہوتی جا رہی ہے اور آئے دن
تعصب کی گھنگھور گھٹائیں اُفق مذہب پر چھا رہی ہیں اوسکا صحیح اندازہ اون مختلف
آوازون سے ہوتا ہے جو آج حق کے خلاف بلند ہیں اور شاید ہی مذہب کا کوئی ایسا پہلو
رہ گیا ہو جو معیان عقل کے ہاتھون نکتہ چینی کی زد مین نہ آیا ہو تحقیق مفید چیز ہے
اور اس مین ایک جذبہ ہے جو دلون کو اپنی طرف کھینچتا ہے مگر اسیوقت تک جبکہ نیک نیتی
مشعل راہ ہو چھ سات برس ادہر کا ذکر ہے کہ اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۱۸ اکتوبر
سنہ ۱۹۲۶ء مین کسی نے استفسار کیا تھا کہ۔

علی مرتضیٰ کی کعبہ مین ولادت کس کتاب سے ثابت ہے؟

سائل کی بے سوادی اور اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت پر انتہائی افسوس کرتے ہوئے
ہم نے اس موضوع پر اپنے ناچیز معلومات علمی اخبار آمین پیش کرکے بتایا تھا کہ یہ سوال خود ساختہ
نہین بلکہ آج سے بہت پہلے علامہ فاضل ابن روزبہان" نے اسکی نیو ڈالی ہے اور ان کے انوکھے
اجتہادات حکمت و دانش کی آڑ مین باطل کی دھندلی تصویر کھینچکر واقعہ کی نوعیت کو

مسخ کر دینے میں پوری قوت رکھتی ہے۔ آج انھیں فرسودہ اعتراضات کو الفاظ کی کثرت و بوقلمونی سے نئے لباس میں پیش کرتے ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔

کیا واقعی علی مرتضیٰ کعبہ میں پیدا ہوئے کعبہ میں تو حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے؟

اس قسم کی تحریروں کا مقصد یہ ہے کہ فضیلت کیخلاف عام تنفر کی فضا پھیلا دیجائے اور عوام کے دلوں میں یہ بات جاگزیں ہو کہ شرف کوئی مخصوص چیز نہیں بلکہ (العیاذ باللہ) آپ کا غیر بھی اسمیں حصہ دار ہے بنا بریں خوب دل کھول کر تعصب برتا گیا اور آل محمدؐ کے مکارم اور فضائل پر گہرے گہرے پردے ڈال کر بنی امیہ اور بنی عباس کے دور کو نئے سرے سے زندہ کرنیکی کوشش کی مگر توبہ تو بہ جب صفحہ قرطاس پر فضائل و مناقب کی گلکاریاں باقی ہیں ہرگز آفتاب فضیلت پر خاک نہیں پڑ سکتی بلکہ تاریخ و سیر سے معترض کی ہمہ گیر غفلت کا حال طشت از بام ہو کر رہیگا اور حکیم بن حزام کی ولادت کا افسانہ اپنے اصلی خط و خال سمیت پیش ہوگا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھکر ہم نے اس رسالہ کی ابتدا کی ہے اور حضرات اہلسنت کی مستند کتابوں کے اقتباسات پیش کر کے ثابت کرینگے کہ امیر المومنینؑ کا کعبہ میں متولد ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس میں اکابر مورخین و اہل سیر ہم آواز ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

فقیر باب اہلبیت آغا مہدی الرضوی
عقب مسجد تحسین لکھنؤ

ابن روزبہان کا خیال

المشہور بین الشیعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ

ولم یصححہ علماء التواریخ بل عند اہل التواریخ ان حکیم بن حزام

ولد فی الکعبۃ و لم یولد فیہ غیرہ

(ابطال الباطل فاضل ابن روزبہان)

(ترجمہ) شیعوں میں مشہور ہے کہ امیر المومنین کعبہ میں پیدا ہوئے حالانکہ علماء

تاریخ نے اسکی تصحیح نہیں کی بلکہ ارباب تاریخ کے نزدیک کعبہ میں حکیم بن حزام پیدا

ہوا ہے اوسکے سوا کوئی اور کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔

اقول

مجھ ایسے عدیم الفرصت اور کثیر الاشتغال کیلئے یہ تو ناممکن ہے کہ سواد اعظم اسلام کی

موجودہ تمام کتابیں دیکھکر اس موضوع پر بسیط بحث کروں تاہم جو کتابیں اسوقت میش پیش

نگاہ ہیں اون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ابن روزبہان نے انتہائی تعصب سے

کام لیکر تمام مستند کتابوں کو پس پشت ڈالدیا ہے اور مطلق خبر نہیں کہ ایک کثیر جماعت نے

بڑے پر زور الفاظ میں اسبات کا ثبوت دیا ہے کہ کعبہ میں علی کے سوا کوئی دوسرا شخص پیدا نہیں

ہوا ذیل میں ہم اون علماء اور اہل قلم کے نام درج کرتے ہیں جنھوں نے آج بہت پہلے ہماری

تاہم میں آواز بلند کی ہے اگر کافی وقت ملا تو انشاء اللہ العزیز آئندہ دیگر حوالہ دیگر مصنفین قلم اٹھائیں گے۔

۱ ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی المتوفی ۳۴۶ھ

۲ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب جلالی معروف بابن مغازلی شافعی المتوفی ۴۸۳ھ

۳ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المتوفی ۶۳۲ھ

۴ کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی المتوفی ۶۵۲ھ

۵ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی المعروف سبط ابن جوزی المتوفی ۶۵۴ھ

۶ مولانا روم المتوفی ۶۷۲ھ

۷ احمد بن منصور گازرونی المتوفی ۷۵۸ھ

۸ ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی المتوفی ۸۴۹ھ

۹ الشیخ الامام نور الدین علی بن احمد المعروف بابن صباغ مالکی مکی المتوفی ۸۵۵ھ

۱۰ امام النحاۃ ملا عبدالرحمان جامی المتوفی ۸۹۸ھ

۱۱ حسین بن علی الواعظ الکاشفی البیہقی السبزواری المتوفی ۹۱۰ھ

۱۲ نور الدین علی بن برہان الدین حلبی قاہری شافعی المتوفی ۱۰۴۴ھ

۱۳ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری المتوفی ۱۰۵۲ھ

۱۴ فاضل سعید گجراتی۔

۱۵ میر صالح کشفی ترمذی المتوفی ۱۰۶۰ھ

۱۶ مرزا محمد معتمد خان بدخشانی ۔

۱۷ شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۱۸ مولوی صدر الدین احمد بردوانی ۔

۱۹ شاہ محمد حسن صابری چشتی ۔

۲۰ غلام امام شہیدی حنفی ۔

۲۱ عبید اللہ امرتسری ۔

۲۲ مولوی عبدالحمید دہلوی ۔

علمائے اہلسنت مین یہ معتمد ہستیان ہین جن کی اصل عبارتین ہم نمبروار پیش کرتے ہین اور ساتھ ہی اسکے سلسلہ بالا مین اون علماء شیعہ کے تصانیف سے بھی کہین کہین استدلال کرین گے جنکو دنیائے اسلام نے مستند مان لیا ہے اور جنکی توثیق رجال اہلسنت کے صفحات مین گرانقدر الفاظ مین موجود ہے ۔

(انتباہ) صرف قلمی کتابون کے حوالہ نمبر صفحہ سطر کا ذکر کئے ہوئے درج ہونگے مطبوعہ کتب کی عبارتین بحوالہ صفحات پیش کیجائینگی ۔

(۱)

ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین ۔

بویع علی بن ابی طالب فی الیوم الذی قتل فیہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فکان مولدہ فی الکعبہ (مروج الذہب و معادن الجوہر برحاشیہ تاریخ کامل

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جلد ۵ صفحہ ۱۷۴ مطبوعہ مصر)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب سے اور ان سے بیعت کی گئی جس دن عثمان بن عفان رض قتل کئے گئے اور جائے ولادت ان حضرت کی خانہ کعبہ ہے۔

مسعودی وہ مورخ ہے جسکی نسبت شمس العلما مولوی شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں یہ فن تاریخ کا امام ہے اسلام میں آجتک اسکے برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہیں ہوا اسکی تمام تاریخی کتابیں ملتیں تو کسی اور تصنیف کی کوئی حاجت نہوتی"

انصاف یہ ہے کہ اگر کوئی اور مورخ خانہ کعبہ میں ولادت حضرت علی کو نہ بھی تسلیم کرتا تو صرف مسعودی کا لکھنا کافی تھا جو آج سے ایک ہزار سال پہلے فضیلت کے اظہار میں عذر نہیں کرتا

(۲)

ابن مغازلی شافعی اپنے مناقب میں لکھتے ہیں۔

عن علی بن الحسین قال کنا زوار الحسین وھناک نسوۃ کثیرۃ اذا اقبلت منھن امراۃ فقلت من انت رحمک اللہ قالت انا زبدۃ بنت العجلان من بنی ساعدۃ فقلت لھا ھل عندک من شئ تحدثنی بہ. قالت ای واللہ حدثتنی عمارۃ بنت

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں ہم زیارت حسین کو گئے تھے وہاں بہت سی عورتیں بھی موجود تھیں انہیں سے ایک عورت بڑھکر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے جواب دیا کہ میں قبیلہ بنی ساعدہ میں سے ہوں میرا نام زبدہ بنت عجلان ہے میں نے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ یاد ہو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عبادہ بنت نضیلہ بن مالک بن العجلان الساعدی انہا کانت ذات یوم فی نساء من العرب اذا اقبل ابو طالب کئیبًا حزینًا فقلت ما شانك قال ان فاطمہ بنت اسد فی شدة من المخاض واخذ بیدها وجاء بها الی الکعبہ وقال اجلسی علی اسم اللہ فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما نظیفا منطقا لم ار احسن وجہہ فسماہ علیا وحملہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتاہ الی منزلها قال علی بن الحسین فواللہ ما سمعت بشیٔ قط الا وھذا احسن منہ۔

(ارجح المطالب فی مناقب علی بن ابیطالب صفحہ ۲۲۴ منقول از مناقب فقیہ ابن مغازلی)

تو مجھ سے بیان کرو میں کہنے لگی مجھ سے عبادہ بنت عبادہ بنت نضیلہ بن مالک بن عجلان ساعدی کہتی تھی کہ میں ایک دن عرب کی عورتوں میں موجود تھی اتنے میں ابو طالب تشریف لائے ان کے چہرہ سے آثار غم نمایاں تھے میں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے وہ بولے فاطمہ بنت اسد درد لگے ہیں پھر فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کے کعبہ میں لیگئے اور کہا خدا کا نام لیکر یہاں بیٹھو ابھی اچھی طرح بیٹھنے نہ پائی تھیں کہ ایک پاک پاکیزہ خوبصورت بچہ پیدا ہوا جس سے زیادہ خوش رو ہم نے دیکھا تھا ابو طالب نے اس کا نام علی کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آغوش میں لیکر بنت اسد کے گھر پہونچا دیا علی بن الحسین فرماتے ہیں قسم خدا کی ہم نے اس سے بہتر کوئی بات کبھی نہیں سنی۔

یہ روایت اہلسنت وجماعت کی دوسری چھوٹی بڑی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے اور

حدیث کے الفاظ بتاتے ہیں کہ ولادت حضرت علی متعدد مشہور واقعہ تھا کہ پردہ نشین عورتیں بھی اوس سے واقف تھیں پھر کیوں نہ امام چہارم اس حکایت کو سنکر مسرت کا اظہار کریں

(۳)

علامہ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی حالات ولادت تحریر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں۔

فالولد الطاهر من النسل الطاهر ولد فی الموضع الطاهر فاین توجد هذه الکرامة لغیره وشرف بقاع الارض الحرم واشرف الحرم المسجد واشرف بقاع المسجد الکعبة ولم یولد فیه مولود سواه۔ (مناقب آل ابی طالب)

بچہ خود پاک ور نسل بھی پاک جس جگہ پیدا ہوا وہ پاک علی کے سوا کہاں یہ بزرگی پائی جاتی ہے کہ زمین کے تمام خطوں میں اشرف حرم ہے اور حرم میں زیادہ اشرف مسجد الحرام کو ہے اور مسجد کے گوشوں میں کعبہ سب سے شریف تر ہے جس میں علی کے سوا کوئی مولود پیدا نہیں ہوا۔

اس عبارت کو ہم ایک شیعہ عالم کی تحریر ہونیکی وجہ سے مستقل دلیل ہرگز نہ قرار دیتے مگر ابن شہر آشوب کی ذات صرف شیعوں ہی میں وقیع نہیں ہے اسلام کے اکثر مورخ اونکے اجلال میں ہمارے ہمصفیر ہیں چنانچہ اون کی شان میں قاضی شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد اپنی تاریخ میں ارقام فرماتے ہیں۔

محمد بن علی بن شہر اسوب الثانیہ بسین المہملہ ابو جعفر السروی

المازندرانی رشید الدین الشیعی احد شیوخ الشیعة حفظ اکثر القرآن وله ثمان سنین وبلغ النهایة فی اصول الشیعة کان یرحل الیه من البلاد ثم تقدم من علوم القرآن والغریب والنحو ووعظ علی المنابر ایام المقتفی ببغداد فاعجبه وخلع علیه وکان بهی المنظر حسن الوجه صدوق اللهجة ملیح المحاورة واسع العلم کثیر الخشوع والعبادة والتهجد لا یکون الا علی وضوء اثنی علیه ابن طی فی تاریخه ثناء کثیرة توفی فی سنة ثمان وثمانین وخمسمائة (تاریخ ابن خلکان)

(ترجمہ) ابوجعفر محمد پسر علی بن شہرآشوب دو سرا سین غیر منقوط سے مازندران کے رہنے والے جن کا لقب رشید الدین تھا شیعوں کے اکابر میں ایک جلیل شخص جنھوں نے قرآن کا زیادہ حصہ آٹھ برس کے سن میں یاد کیا اور اصول مذہب شیعہ میں بلند درجہ پر فائز ہوئے لوگ شہروں سے تحصیل علم کیلئے آپ کی طرف آتے تھے پھر آپ علوم قرآن و نحو میں اپنے امثال و اقران پر سبقت لیگئے اور مقتفی کے دور حکومت میں بغداد کے ممبر پر وعظ کہنا شروع کیا اور شیرین بیانی نے بادشاہ کو تعجب میں ڈالدیا اور خلعت فاخرہ عطا کیا وہ جناب قبول صورت خوش رو صادق اللہجہ وسیع العلم خشوع پسند عابد و تہجد گذار تھے ہمیشہ باوضو رہتے تھے ابن ابی طے نے اپنی تاریخ میں اونکی ثنا و صفت کی ہے (افسوس ہے کہ) ۵۸۸ھ ہجری میں آپنے وفات پائی۔

ان گرانقدر الفاظ کے بعد کچھ بیجا نہیں ہے کہ میں نے علامہ ابن شہرآشوب کا قول

مقام استدلال میں پیش کیا چنانچہ اسی بنا پر عبقات الانوار میں بھی علامہ ابن شہر آشوب کے اقوال سے جا بجا تمسک کیا گیا ہے ہمارے سنی بھائی جو اپنی تنگ نظری سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ شیعوں میں حافظ نہیں ہوتا اس عبارت کو تعصب کی عینک اتار کر چشم بصیرت سے دیکھیں ابن خلکان نے علامہ شہر آشوب کو شیعہ تسلیم کرتے ہوئے ہشت سالہ عمر میں حافظ قرآن بتایا ہے۔

(۴)

شیخ جلیل شمس الدین ابو الحسین یحییٰ بن حسن بن حسین بن علی بن محمد بطریق حلی اسدی اپنے مناقب میں جس کا صحیح تحریری اور قدیم نسخہ قلمی ناچیز کے پیش نظر ہے فرماتے ہیں۔

الفصل الثانی فی کنیتہ لہ علیہ السلام کنیتان احدھما ابو الحسن ولد بمکہ فی البیت الحرام سنۃ ثلثین من عام الفیل یوم الجمعۃ الثالث عشر من رجب لم یولد قبلہ ولا بعدہ مولود فی بیت اللہ سواہ (عمدۃ ابن بطریق)

(ترجمہ) دوسری فصل کنیت میں ہے اول حضرت کی دو کنیتیں مشہور تھیں ایک ابو الحسن ولادت آپکی مکہ میں کعبہ کے اندر ۳۰ عام الفیل میں بروز جمعہ ۱۳ رجب کو واقع ہوئی اور آپکے سوا آپکے پہلے نہ کوئی بچہ کعبہ میں پیدا ہوا نہ بعد۔

یہ بھی علماء امامیہ میں ایک جلیل عالم ہیں اور ہم ان کے رشحہ قلم کو صرف اسلئے پیش کر رہے ہیں کہ رجال اہلسنت آنکے اعتبار سے مملو ہیں امام اہلسنت حافظ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی آپ کی توثیق میں لکھتے ہیں۔

"یحیی بن الحسن بن الحسین بن علی الاسدی الحلی الربعی المعروف بابن البطریق قرء علی الحمص الرازی الفقہ والکلام علی مذہب الامامیہ وقرء النحو واللغۃ وتعلم النظم والنثر وجد حتی صارت الیہ الفتوی فی مذہب الامامیہ وسکن ببغداد مدۃ ثم واسط وکانت وفاتہ فی شعبان سنۃ ستمایۃ ولہ سبع وسبعون ذکرہ ابن النجار رید۔

(لسان المیزان جلد ششم صفحہ ۲۴۷ چھاپہ حیدرآباد ۱۳۳۱ھ)

یحیی بن حسن بن حسین بن علی اسدی حلی ربعی معروف با بن بطریق آپنے علم فقہ اور کلام حمص رازی سے مذہب امامیہ کے طور پر پڑھا اور علم نحو ولغت نظم ونثر کی تحصیل کی اور اسقدر جد وجہد کی کہ مذہب امامیہ کے مفتی ہو گئے مدت تک بغداد میں قیام پذیر رہکر پھر واسط میں تشریف لائے اون کی وفات شعبان ۶۰۰ھ ہجری میں بعمر ۷۷ سال واقع ہوئی جیسا کہ ابن نجار نے ذکر کیا ہے۔

(۵۱)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی حضرت کی ولادت کو کعبہ میں تسلیم کیا ہے اور اپنے اس مشہور قطعہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے تخیلات کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔

روز بہ کعبہ مرتضی پیدا شد سبحان اللہ	در کون و مکان جلوہ نما پیدا شد صلوات اللہ
جبرئیل ز آسمان فرود آمد و گفت اے ختم رسل	فرزند یگانہ خدا پیدا شد واللہ باللہ

صنعت مستزاد میں یہ وہ معنی خیز رباعی ہے جس کے الفاظ کی توضیح کیلئے دفتر چاہیئے

اور خواجہ صاحب نے انتہائی وجد مین جذبات کے جس دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے وہ انکی عقیدت مندی کی پوری نقشہ کشی کر رہا ہے پہلے مصرعہ مین ذکر میلاد کے ساتھ سبحان اللہ استعجاب کا پتہ دیتا ہے کہ کعبہ مین ولادت ایک محیر العقول اعجاز ہے جو تعجب انگیز لب و لہجہ مین بیان کرنے کے لائق ہے دوسرے مصرعہ مین مولود کی نورانیت کو تمام کون و مکان کا "جلوہ نما" کہکر شارت کیا ہے ایسی نور بار ہستی کیلئے کعبہ کی چار دیواری کو فانوس ٹھا ہے تیسرا آخری شعر مین بعد مولود کعبہ کے اجلال مین وحی آسمانی کو نظم کیا ہے کہ ملک نے بتقسیم مژدہ ولادت سنا کر تہنیت ادا کیا یہ پاکیزہ فکر ہمارے موضوع کو قوت پہونچانے مین بہت کچھ مفید ہے۔

(۶)

کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی بھی کعبہ کو حضرت علی مرتضیٰ کی ولادتگاہ بتاتے ہین اور اپنی کتاب کے باب اول فصل اول مین رقمطراز ہین :-

ولد بالکعبۃ البیت الحرام وکان مولدہ بعد ان تزوج رسول اللہ بخدیجۃ بثلث سنین وکان عمر رسول اللہ یوم ولادتہ ثمانیۃ وعشرین سنۃ (مطالب السئول فی مناقب آل الرسول صہ۳ چھاپہ لکھنو مطبع جعفری ۱۳۰۲ھ)

(ترجمہ) آپ کعبہ مین خاص بیت الحرام کے اندر پیدا ہوئے اور آپکی ولادت پیغمبر خدا کی خدیجہ کیساتھ شادی کے تین برس بعد ہوئی اور پیغمبر خدا کی عمر اوسوقت اٹھائیس برس کی تھی۔

(۷)

شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی معروف بسبط ابن جوزی محققانہ انداز سے ولادت علی مرتضیٰ روحی لہ الفدا پر روشنی ڈالتے ہیں ملاحظہ ہو۔

روی ان فاطمہ بنت اسد کانت تطوف بالبیت وھی حامل بعلیؑ فضربھا الطلق ففتح لھا باب الکعبہ فدخلت فوضعتہ فیھا وکذا حکیم بن حزام ولدتہ امہ فی الکعبہ قلت وقد اخرج لھا ابونعیم الحافظ حدیثا طویلا فی فضلھا الا انھم قالوا فی اسنادہ روح بن صلاح ضعفہ ابن عدی فلذلک لم نذکرہ (تذکرہ خواص الامہ فی فضائل الائمہ)

(ترجمہ) روایت ہے کہ فاطمہ بنت اسد طواف خانہ میں مشغول تھیں اور حمل سے تھیں پس درد زہ شروع ہوا تو ان کے لئے کعبہ کا در وا ہو گیا اور وہ اندر داخل ہوئیں اور بچہ کعبہ میں پیدا ہوا اور اسیطرح حکیم بن حزام کو اوسکی ماں نے کعبہ میں جنا میں کہتا ہوں کہ اسکو حافظ ابونعیم نے روایت کیا ہے اور ایک طویل لانبی حدیث اوسکی فضائل میں نقل کی ہے مگر اونھوں نے سلسلہ سند میں روح بن صلاح کا نام لیا ہے جس کو ابن عدی نے ضعیف سمجھا ہے اسلئے ہم اوس کا ذکر نہیں کرتے ؛؛

اسوقت تک جو کچھ بھی ثابت ہوا تھا وہ اسقدر کہ "خانہ کعبہ مولد علیؑ تھا اور آپ کے سوا کعبہ میں کوئی پیدا نہیں ہوا"

لیکن اس مقام پر سبط ابن جوزی نے حکیم بن حزام کی ولادت کی بے بنیاد خبر کی

قلمی کھولدی ہی اور بتایا ہی کہ جس سلسلہ روایت میں اس طرز واقعہ کی خبر ہی وہ راوی ضعیف ہونے سے اس قابل بھی نہیں ہی کہ صفحہ قرطاس پر اوس کا ذکر کیا جائے خاتمہ اوراق میں ہم انشاء اللہ اس بحث کو چھیڑیں گے قارئین کرام یاد رکھیں۔

(۸)

مولانا روم جن کے اجلال میں مسلمانوں کے چھوٹے بڑے سب ہم آواز ہیں اور اہلسنت جماعت کا ہر طبقہ ادن کا نام سنکر سر نیاز خم کرتا ہی ایک شعر میں اپنے خیالات کا اظہار عجب گرانقدر عنوان سے فرماتے ہیں ؎

اے شحنہ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو در رے کعبہ صدف مستان ملامت میکنند

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی ص۸ سطر ۸ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

یہ مستانہ کلام ہی جس کی ہر ہر لفظ بحر الفت میں ڈوبی ہوئی اور حقیقت آگین ہی اور مصرعہ ثانیہ سے صاف ظاہر ہی جب کعبہ صدف ہوا تو علیؑ در آبدار جسکی ضیا ربائی سے مذہب کا راستہ نظر آتا ہی۔

(۹)

احمد بن منصور گازرونی اپنی کتاب میں حضرت علیؑ کو مولود کعبہ تسلیم کرتے ہیں اس کتاب کا دیباچہ بایں الفاظ ہی الحمد للہ الذی قصرت الافہام عما یلیق بکبریائہ اور بتاریخ ۱۰ ماہ رمضان ۷۰۰ھ ہجری مصنف اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے ہیں

ملاحظہ ہو عین عبارت۔

امہ فاطمہ بنت اسد وھی اول ھاشمیۃ ولدت لھاشمی ولدت فاطمۃ علیا فی الکعبۃ ونقل عنھا انھا کانت اذا ارادت ان یسجد لصنم وعلی فی بطنھا لم یمکنھا ولذلک یقال عند ذکر اسمہ کرم اللہ وجھہ ای کرم اللہ وجھہ من ان یسجد لصنم (مفتاح الفتوح)

(ترجمہ) ماں اون کی فاطمہ بنت اسد تھین وہ پہلی ہاشمیہ ہین جن سے ہاشمی ہی اولاد پیدا ہوئی اور علی فاطمہ کے بطن سے کعبہ مین پیدا ہوے اور فاطمہ بنت اسد سے منقول ہے کہ جب بت کے سجدہ کا ارادہ کرتی تھین درانحالیکہ علی ان کے شکم مین تھے تو وہ اونھین سجدہ سے روکتے تھے اسی وجہ سے اون کے نام کیساتھ کہا جاتا ہے کرم اللہ وجہہ یعنی خدا نے اون کے چہرہ کو اس بات سے بزرگ قرار دیا ہے کہ بت کے سامنے کبھی سجدہ کرتے۔"

اس کتاب کی طرف ہمکو عبقات الانوار حدیث مدینہ نے توجہ دلائی ہے من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔

(۱۰)

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی ذکر ولادت مین یہ عجیب واقعہ لکھتے ہین جو بجد مفید مطلوب ہے ورد ہ اند کہ پیش از ین درون خانہ کعبہ دو سہ بار بودند کہ ایشان را معیار الولادۃ گفتندی وآن چنان بود کہ ہر فرزندیکہ در مکہ متولد می شدی در سوم ولد را

درون کعبہ می آوردند می نہادند آن مارکہ محک نام داشت از دیوار بیرون آمد اگر فرزند حلال زادہ می بود بوسے میکرد و بازی گشت و اگر فرزند حرام زادہ می بود آن مار نفت می زد و آن ولد بیہوش می شد حکم می کردند کہ ولد حرام زادہ است چون شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ تولد شد درون کعبہ آوردہ اند کہ ہر دو مار فرود آمدند و خواستند تا بوسے کنند شاہ ہر دو مار را گرفت و دریدپارہ پارہ کرد اہل مکہ در خروش شدند کہ محک را کشت و در گریہ شدند مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود غمگین مشو پروردگار عالم محک عالم علی را گردانید در یک محلے دو محک نمی باشد ہر کہ علی و فرزندان او را دوست دارد حلال زادہ است و ہر کہ دشمن دارد تواند بود کہ حرام زادہ است (ہدایۃ السعداء)

(ترجمہ) روایت کی گئی ہے کہ قبل زین کعبہ میں دو سانپ رہا کرتے تھے جن کو معیار الولد کہتے تھے اسلئے کہ جو بچہ مکہ میں پیدا ہوتا تھا تیسرے دن بچہ کو کعبہ کے اندر لاتے تھے اور رکھ دیتے تھے وہ سانپ جسکا محک (کسوٹی) نام تھا دیوار سے ظاہر ہوکر بچہ کو سونگھتا اگر بچہ حلالی ہوتا تو چلا جاتا اور اگر حرامی ہوتا تو وہ پھنکار مارتا جس سے وہ بچہ غش کھا جاتا لوگ سمجھ جاتے کہ حرامی ہے جب شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ اندرون کعبہ پیدا ہوئے تو روایت ہے کہ دونوں سانپ نیچے اترے اور سونگھنا چاہتے تھے کہ شاہ ولایت نے دونوں کو چیر ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دئے مکہ والوں میں غلغلہ ہوا کہ کسوٹی کو فنا کر دیا سب رونے لگے حضرت سرور کائنات صلعم نے فرمایا کہ

رنجیدہ نہ ہو خدا وند عالم نے تمام عالم کیلئے علیؑ کو کسوٹی قرار دیا ہے اور ایک جگہ دو کسوٹیاں نہیں رہ سکتیں جو بھی علیؑ اور ان کے دونوں بچوں کو دوست رکھے وہ حلال زادہ ہے اور جو دشمن رکھے وہ ہو سکتا ہے کہ حرام زادہ ہو۔

یہ عبارت بھی ہمارے مطلوب کے اثبات میں ایک گرانقدر اضافہ ہے اور ملک العلماء کا حضرت علی کو بار بار شاد ولایت لکھنا اسبات کی دلیل ہے کہ اولی الامر بھی انکے سوا کوئی نہ تھا۔

(۱۱)

امام اہلسنت شیخ نورالدین علی بن احمد معروف بابن صباغ مالکی بھی اس فضیلت کو ذات علویہ سے مخصوص قرار دیتے ہیں۔

ولد علی بمکۃ المشرفہ بداخل البیت الحرام یوم الثالث عشر من شہر اللہ الاصم الرجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الھجرۃ ثلث وعشر سنۃ وقیل بخمس وعشرین وقبل المبعث باثنی عشرۃ سنۃ وقیل بعشر سنین ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ تعالی بھا اجلالاً واعلاءً لمرتبتہ واظہاراً لتکرمتہ۔

(فصول المہمہ چھاپہ ایران ص۱۲)

(ترجمہ) ولادت علیؑ مکہ مشرفہ میں اندرون کعبہ ۱۳ ماہ رجب کو جو خدا کا مہینہ ہے اور جسمیں کشت وخون حرام ہونیکی وجہ سے آلات حرب کی جھنکار بھی سنائی نہیں دی

اور جو سلسلہ مین فرد ہی سنہ ۳۰ عام الفیل مین ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور بعثت سے دس بارہ سال پہلے آپکے سوا خانہ کعبہ مین کوئی شخص کبھی پیدا نہین ہوا یہ وہ فضیلت ہے، کہ حق تعالیٰ نے اون جناب کو اس سے اجلال منزلت اور اعلاء مرتبت اور اظہار کرامت مین مخصوص کیا ہے۔"

یہ عبارت بھی خانہ کعبہ کو مولد علی بتلانے مین سابق کی عبارتون سے متفق اللفظ اور کعبہ مین ولادت کو آپسے مخصوص ثابت کرتی ہی۔

یہ الفاظ کہ لم یولد فی لبیت الحرام قبلہ احد سواہ خاص طور کی توجہ کے قابل ہین معلوم ہوا کہ علامہ ابن صباغ اس طغرا دخیال پر کہ "کعبہ مین حکیم بن حزام بھی پیدا ہوا ہی" ملتفت ہو کر فضیلت کو خاص کرتے ہین یہ کہ "علی کے قبل کوئی شخص کعبہ مین متولد نہین ہوا" وہ پر زور نفی ہی جو حکیم بن حزام کی ولادت کے خیال کو نیست و نابود کر دیتی ہی اور جس سے ثابت ہوتا ہی کہ کوئی حضرت علی کا اس فضیلت مین شریک نہین ہی۔ یہ الفاظ ناظرین کو آئندہ ملا صالح ترمذی کشفی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فاضل بدخشانی وغیرہ کے قلم سے بھی ملین گے۔

(۱۲)

امام النحاۃ مولوی عبدالرحمان جامی اپنی مشہور کتاب شواہد النبوت مین جس کا صحیح ترین نسخہ جو سنہ ۹۰۸ھ مین بمقام مکہ معظمہ مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے میرے سامنے ہی اوسمین وہ تحریر فرماتے ہین۔

ولادت وے بمکہ بودہ است بعد از عام فیل بہفت سال و بعضی گفتہ اند ولادت وے در خانہ کعبہ بودہ است و در وقت بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانزدہ سال بودہ است۔ (شواہد النبوۃ)

(ترجمہ) اون کی پیدائش مکہ میں ۳۰ عام الفیل مین ہوئی اور بعضی کہتے ہین کہ آپ کعبہ مین پیدا ہوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وقت پندرہ برس کے تھے۔

اس عبارت سے کسقدر ضعف کی بو آرہی ہے جو ملا جامی ایسے محب اہلبیت کی شان سے بعید ہے ملا جامی وہ بزرگ تھے جنھون نے مدح امیر المومنین علیہ السلام مین "ہشت بند" نظم کر کے معاصرین سے خراج تحسین و آفرین حاصل کیا ہمین اسقدر شغف رکھنے والے کے مرقومہ بالا انداز تحریر مین شکوہ تھا جو کتب اہلسنت مین یہ قطعہ دیکھکر جاتا رہا ؎

سوے کعبہ رود شیخ و من بسوے نجف
بحق کعبہ کہ آنجا مراست حق بطرف
تفاوتے کہ میان من است و او ہست
کہ من بسوے گہر رفتم و او بسوے صدف

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی ص۵۸ سطر ۲ چھاپہ بمبئی)

(ترجمہ) شیخ سمت کعبہ کو جاتا ہے اور مین نجف کی طرف رب کعبہ مین ہی حق بجانب ہون اوس مین اور مجھہ مین بڑا فرق ہے مین موتی کی طرف جاتا ہون اور وہ صدف کی سمت خدا کا شکر کہ ایسے جلیل القدر شخص کے نظم و نثر کلمات سے ثابت ہوا کہ علی مرتضی کعبہ کے اندر پیدا ہوے اون کے مذاق مین مشہد علی اور کعبہ مین وہی فرق ہے جو موتی

اور صدف میں ہے۔

(۱۳)

ملا حسین واعظ کاشفی جو اہلسنت وجماعت میں بلند پایہ عالم سمجھے جاتے ہیں رقمطراز ہیں۔

در کتاب بشائر المصطفیٰ از یزید بن قعنب نقل می کنند کہ من با عباس بن عبد المطلب و جمعی از بنی عبد العزیٰ برابر بیت الحرام نشستہ بودم کہ فاطمہ بنت اسد بمسجد در آمد و حالانکہ حامل بود بعلی و از حمل وے مدت نہ ماہ گذشتہ بود و بطواف اشتغال نمود ناگاہ اثر طلق و علامت زادن بوے ظاہر شد و مجال بیرون رفتن از مسجد نماند گفت اے خداوند خانہ بحرمت بانی این خانہ کہ ولادت را بر من آسان کنی راوی گوید کہ فی الحال جدار کشادہ شد و فاطمہ بخانہ درون رفت و از چشم ما غائب گشت و ما خواستیم بخانہ در آئیم میسر نشد و روز چہارم بیرون آمد علی را بر دست گرفتہ امام ابو داؤد بنا کتی آوردہ کہ پیش از علی و بعد از علی ہیچکس را این شرف نبود کہ وے در حرم کعبہ متولد شدہ باشد۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۱۴۳ چھاپہ نولکشور ۱۸۷۳ء)

(ترجمہ) کتاب بشائر المصطفیٰ میں یزید بن قعنب سے منقول ہے کہ میں عباس بن عبد المطلب اور اولاد عبد العزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ روبروئے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد میں داخل ہوئیں درانحالیکہ حمل سے تھیں اور نو مہینے پورے

گذر چکے تھے طواف کر رہی تھیں کہ درد زہ کا اثر ظاہر ہوا اور وضع حمل کی علامتیں ایسی نمایاں ہوئیں کہ مسجد سے باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھوں نے بارگاہ حمدیت میں عرض کیا اے گھر کے مالک تجھے اسکے بنانیوالے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھ پر آسان کر راوی کہتا ہے کہ فوراً دیوار شق ہوئی اور فاطمہ اندر چلی گئیں اور ہماری نگھوں سے غائب ہوگئیں اور ہم نے چاہا کہ کعبہ میں ہم بھی داخل ہو جائیں تو کسی طرح اندر پہونچ نہ سکے چوتھے دن نکلیں تو علی کو ہاتھوں پر لئے ہوئے تھیں امام ابوداؤد بناکتی کہتے ہیں کہ علی سے پہلے اور ان کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ وہ کعبہ میں پیدا ہو"۔

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں ایک تو یہ کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ میں پہونچ گئیں تو حاضرین نے بھی چاہا کہ ہم اندر پہونچکر واقعہ ولادت دیکھیں مگر کسی کا دسترس نہوا اور کعبہ میں پہونچنے کی کوشش ناکامیاب ہی تھا یہ اعجاز نہیں تو کیا ہے؟ کہ ایک عورت تو کعبہ میں آجاتی ہے اور مردوں کی تدبیریں کارگر نہیں ہوتیں۔ دوسرے امام ابوداؤد بناکتی کی رائے نوٹ کرنیکے لائق ہے وہ بھی کعبہ میں ولادت کے حامی اور آپ سے اس شرف کو خاص کہتے ہیں۔

(۱۴)

علامہ نور الدین حلبی شافعی حالات سرور اکرم میں رقمطراز ہیں :-

وفی سنة ثلاثین من مولده صلی اللہ علیه وسلم ولد علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھه فی الکعبه ۔ (انسان العیون فی سیرة الامین

المامون ملقب بہ سیرت حلبیہ جزء سویم صفحہ ۱۱۷ چھاپہ مصر ۱۲۸۰ھ)

(ترجمہ) اور ۳۰ سنہ ہجری مین ولادت پیغمبر خدا صلعم سے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کعبہ مین پیدا ہوئے یہ تاریخی ثبوت ایسا گرانقدر ہی جس کے بعد کوئی شک و شبہ باقی نہ رہنا چاہیے ۔

(۱۵)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری لکھتے ہین ۔

گفتہ بودند کہ نام کردہ بود اورا مادر وی فاطمہ بنت اسد حیدرہ بنام پدرش اسد وحیدرہ نام اسد است وچون قدوم آورد ابو طالب مکروہ پنداشت این نام را پس تسمیہ کردہ است بعلی وتسمیہ کرد اورا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بصدق کذافی ریاض النضرۃ وتکنیہ کردہ است بہ ابی الریحانتین ونیز لقب کردہ است بہ بیضۃ البلد وبامین وشریف وبہادی ومہتدی وبذی الاذن الواعیہ وبیعسوب لامہ وگفتہ اند کہ بود ولادت وے در جوف کعبہ (مدارج النبوۃ)

(ترجمہ) علی بن ابی طالبؑ کا نام اونکی مان فاطمہ بنت اسد نے حیدرہ اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا اور جب ابوطالب آئے اور انکو یہ نام پسند نہ آیا تو انھون نے علیؑ نام رکھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق نام رکھا جیسا کہ ریاض النضرہ مین ہی اور کنیت رکھی ابو الریحانتین اور نیز بیضۃ البلد اور امین اور شریف اور ہادی اور مہتدی اور ذوالاذن الواعیہ اور یعسوب الامہ لقب رکھے اور راویون کا بیان ہی کہ

ولادت اون حضرت کی اندرون کعبہ ہوئی۔

(۱۶)

فاضل سعید گجراتی جو اجلہ اہلسنت بین ہین شیخ قطب الدین حنفی کی مشہور تصنیف کتاب الاعلام باعلام مسجد اللہ الحرام کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین۔

قولہ وفی مکۃ مواضع مبارکۃ وموالید متیمنۃ ومساجد مشہورۃ فمنها مولد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وھو بالقرب من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقرب جبل ابی قبیس فی قفاہ فی شعب یقال لہ شعب علی بہ مسجد یصلی فیہ اقول سبحانک ھذا بھتان عظیم مولد علی کرم اللہ وجھہ اصل الکعبۃ وجوفها کما یشھد بہ الروایات من الثقات وامثال ھذہ المقالات من وضع المتعصبین لاھل بیت النبوۃ عصم اللہ المسلمین الثابتین علی طریقۃ اھل السنۃ والجماعۃ ورفض بدع اھل التعصب (حاشیہ کتاب الاعلام)

(ترجمہ) قول مصنف۔ اور مکہ مین مبارک جگہین اور مقامات پیدائش اور مشہور مسجدین ہین منجملہ اوس کے مقام پیدائش حضرت علی بن ابی طالب ہی جو مولد نبی سے قریب ہے اور کوہ ابو قبیس کے نزدیک اوسکی پشت پر واقع ہی جسے شعب علی کہتے ہین وہان ایک مسجد بنی ہوئی ہی جسمین لوگ نماز پڑھتے ہین۔ مین کہتا ہون اے خدا پاک و منزہ ہی تو یہ عظیم بہتان ہی مولد علی کرم اللہ وجہہ خود کعبہ

کے اندر ہے جیسا کہ ثقات کی روایتین بتاتی ہین ایسے اقوال اہل بیت نبوت سے تعصب کرنیوالون نے گڑھ لئی ہین محفوظ رکھے اس سے خدا مسلمانون کو جو اہل سنت جماعت کے طریقہ پر ثابت ہین اور اہل رفض کے تعصب سے بچائے۔

(۱۷)

میر محمد صالح حسینی ترمذی کشفی بن عبد اللہ اکبر آبادی مناقب مین لکھتے ہین۔

از یزید بن قعنب مرویست کہ من با عباس بن عبد المطلب بودم و جمعی از بنی عزیٰ بازاء بیت اللہ الحرام نشستہ بودند فاطمہ بنت اسد بمسجد در آمد و در عین طواف اثر طلق بروے ظاہر شد چون مجال بردن رفتن نماند گفت خدا وندا بحرمت این خانہ متبرک ولادت برمن آسان کردان راوی گوید دیدم کہ دیوار خانہ کعبہ شق شد و فاطمہ درون رفت و روز چہارم امیرؑ را بر دست گرفتہ برون آمد اُو بنا کتی گوید کہ پیش از امیرؑ و بعد از وے ہیچکس باین شرف عظمیٰ مشرف نگشتہ کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد۔ (مناقب ترمذی کشفی ص۸ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

فاضل مصنف نے روضۃ الشہداء کی عبارت نقل کی ہے جو ماقبل کے صفحات مین گذر چکی اسی وجہ سے ترجمہ کی ضرورت نہین دوسرے صفحہ مین اپنے تخیلات کو نظماً یون ادا کرتے ہین

در فضائل بے نظیر آمد علی — بر ہمہ عالم امیر آمد علی
آن علی کو مادرش در کعبہ زاد — آنکہ بر دوشش پیمبر پا نہاد

آن علی کو نامش از عیب آمدہ   انچہ از عیب است بے عیب آمدہ

(مناقب ترمذی ص۸۹)

(۱۸)

مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی اپنی دو کتابون مین نہایت پر زور لفظون مین کعبہ مین علوی ولادت کا ثبوت دیتے ہین ۔

(پہلی کتاب)

کانت ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ یوم الجمعہ الثالث عشر من رجب بعد عام الفیل ثلثین سنہ بمکہ فی البیت الحرام وسمتہ امہ حیدرہ

(مفتاح النجا فی مناقب آل العباء)

(ترجمہ) اور ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ سنہ عام الفیل بمقام مکہ کعبہ کے اندر واقع ہوئی اور اون کی ماں نے اون کا نام حیدر رکھا

(دوسری کتاب)

فاضل بدخشانی کو مفتاح النجا کی تدوین کے بعد کتاب کے مختصر کرنے کا خیال پیدا ہوا اور صرف اون مطالب کو جو صحت و اعتبار کے لحاظ سے ناقابل انکار تھے علیحدہ کتابی صورت مین جمع کر کے فضائل اہلبیت کی ایک دوسری خدمت انجام دی اور اس تلخیص المفتاح مین بھی اپنے ممدوح کو مولود کعبہ تسلیم کرنے مین عذر نہ ہوا ملاحظہ ہو دوسری عبارت ۔

کانت ولادة علی کرم اللہ وجھہ یوم الجمعة لثلث عشر خلت من رجب بعد عام الفیل بثلثین سنۃ بمکۃ وروی انہ ولد فی البیت الحرام ولم یولد فی البیت احد سواہ ولا قبلہ ولا بعدہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ بھا۔ (نزل الابرار بما صح من مناقب اہل بیت الاطہار)

(ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل میں بمقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ وہ جناب خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حجرہ کعبہ میں کوئی نہ ان سے پہلے پیدا ہوا نہ بعد یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدا نے انہیں کو مخصوص کیا تھا۔

(۱۹)

شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی جو شاہ عبدالعزیز دہلوی مصنف تحفہ اثنا عشریہ کے والد ہیں اور جو ہندوستان میں بارہویں صدی کے مجدد مانے گئے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

قد تواترت الاخبار ان فاطمۃ بنت اسد ولدت امیر المومنین علیا فی جوف الکعبۃ فانہ ولد یوم الجمعۃ الثالث عشر من شھر رجب بعد عام الفیل بثلثین سنۃ فی الکعبۃ لم یولد فیھا احد سواہ قبلہ ولا بعدہ (ازالۃ الخفاء)

(ترجمہ) اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی فاطمہ بنت اسد کے بطن سے

کعبہ مکرمہ کے اندر ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ عام الفیل مین پیدا ہوے اور کعبہ مین انکے سوا کوئی دوسرا پیدا نہین ہوا نہ اون سے پہلے نہ بعد اس عبارت مین محدث دہلوی نے ذمہ دارانہ حیثیت سے واقعہ ولادت کو خبر متواتر تسلیم کیا ہے اور اوسکی ساتھ کعبہ مین آپکے غیر کی ولادت کی پرزور نفی کی ہے جس سے دشمن کے تمام خیالات کا قلع قمع ہو کر حقیقت بے نقاب نظر آتی ہے۔

(۲۰)

مولوی صدر الدین احمد بردوانی جو متاخرین علماء اہلسنت مین ہین لکھتے ہین۔

ولادت او در جوف کعبہ بود بعد از عام الفیل سی سال روز جمعہ سیز دہم ماہ رجب۔ (روائح المصطفیٰ صفحہ ۱۰ مطبوعہ مطبع احمدی کانپور ۱۳۰۲ ہجری)

(ترجمہ) ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ مین جمعہ کے دن ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل مین ہوئی۔

(۲۱)

شاہ محمد حسن صابری چشتی اپنی مبسوط "تاریخ مین لکھتے ہین۔

تاریخ ۱۸ رجب بعد گذرنے ۳۰ سال عام الفیل روز جمعہ وقت چاشت اور دس سال پہلے بعثت رسول خدا سے خانہ کعبہ مین آپ پیدا ہوے۔

(آئینہ تصوف صہ۹ چھاپہ رامپور ۱۳۱۱ھ)

(۲۲)

اس روایت کی شہرت اور زبان زدگی خلق کا یہ عالم ہی کہ اہلسنت کے ادباء وشعراء نے اپنے نظماً اس کو ادا کیا ہی۔ ملاحظہ ہو۔

منشی عدیم النظیر غلام امام شہیدی اپنی مشہور انشاء مین ضمناً مدح اہلبیت کی طرف عنان توجہ مبذول کرتے ہین ؎

مرا سینہ ہی بیشہ بودو باش شیر یزدان کا
فضائے لامکان سے قرب ہے مرغ بستان کا

جو پوچھا مین نے اوسکا مرتبہ سیر طریقت سے
بتایا کان مین مجکو علیؑ ہی نام یزدان کا

بتون کے توڑنے مین اوسکا ابراہیم ہمسر تھا
اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہِ رسولان کا

بہت دشوار تھا دلوار کیونکر پھاندتی اُمت
اگر وہ در نہوتا مصطفےٰ کی شہر عرفان کا

شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

(انشاء بہار بیخزان)

ان اشعار مین فاضل ناظم نے کعبہ مین ولادت علیؑ کو تسلیم کرتے ہوئے خانہ خدا کے تشرف کا سبب سمار دیا ہی یہ مضمون آفرینی بھی یاد رکھنے کے لائق ہی۔

(۲۳)

مولوی عبید اللہ بن مظہر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری سوانح عمری حضرت امیر المومنین علیہ السلام باب چہارم موسوم بہ العروۃ الوثقےٰ فی خصائص المرتضی مین لکھتے ہین۔

جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تیئیسوین سنہ ۹۲۰ سکندری کو ہوا ان دنون ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونے کے بعد آپ عین خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوئے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تھا۔

(ارجح المطالب صفحہ ۴۲۶ چھاپہ نولکشور لاہور)

(۲۴)

فاضل معاصر مولوی عبدالحمید خان دہلوی سیر الخلفاء مین لکھتے ہین۔

طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ حضرت علی مکہ مکرمہ مین بروز جمعہ بتاریخ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل پیدا ہوئے آپ سے پہلے خاص بیت اللہ شریف کی چار دیواری کے اندر کوئی بچہ پیدا نہین ہوا سیدنا حضرت علی اگرچہ چوتھے خلیفہ سمجھے جاتے ہین لیکن درحقیقت وہ ہر خلیفہ کے زمانہ مین صاحب اقتدار اور اثر تھے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو امداد دیتے رہے بعد ان کے جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو انکے بھی سب سے بڑے مددگار حضرت علی تھے پھر حضرت فاروق کے بعد جب حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو بھی امداد دیتے رہے۔

(رسالہ مولوی دہلی جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۴۷ ہجری)

یہ تھے علماء اہلسنت کی وہ مستند بیانات جن سے امیر المومنینؑ کا مولود کعبہ ہونا ثابت ہے اور اب کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں ان میں زیادہ تر وہ ارباب کمال ہیں جن کو فن تاریخ کا امام تسلیم کیا گیا ہے انکی زرین عبارتیں دیکھنے کے بعد ابن روزبھان کا قول یاد آتا ہے لم یصحح علماء التواریخ کعبہ میں ولادت کو مورخین نے صحیح نہیں سمجھا" اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسعودی اور نورالدین علی حلبی شافعی اور کمال الدین بن طلحہ اور سبط ابن جوزی وغیرہ ایسی ہستیاں تاریخی ذوق سے معرا ہیں ؟ مبارکباد کے لائق ہے وہ ذات جس کے فضائل دشمنوں کی زبان پر جاری ہوئے اور دشمنوں کی مہتم بالشان قوتوں کے چھپانے سے چھپ نہ سکے جتنی کوششیں حقیقت کے خلاف کی گئیں اتنا ہی تاریخ نے امانت داری کیساتھ مناقب کو پیش کردیا اور متعصبین کو نامرادی کا روز سیاہ دیکھنا پڑا نہ طبزاد حدیثیں مفید ہوئیں نہ خود ساختہ اقوال فائدہ مند ہوئے عصبیت کے پرزور مظاہرہ کے ساتھ آفتاب فضیلت کی چمک بڑھتی گئی ۔

مولود کعبہ عیسائی نقطہ نظر سے

امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کعبہ میں ولادت نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے ثابت ہے بلکہ عبد المسیح انطاکی بھی جو ملک شام کے قدیم شہر حلب کے عیسائی عالم ہیں اپنے معرکہ آرا قصیدہ میں جو ۵ ہزار ۹۰ عربی اشعار پر مشتمل ہے

اعتراف کرتے ہیں ؎

فی رحبۃ الکعبۃ الزہراء قد انبثقت — انوار طفل وضائت فی مغانیہا

قالوا ابن من فاجیبوا انہ ولد — من نسل ہاشم من اسمی ذراریہا

ہنئوا اباطالب الجواد والدہ — والام فاطمۃ ہیوا نہنیہا

(ترجمہ) کعبہ معظمہ کی فضا میں ایک نومولود بچہ کے چہرہ کی چھوٹ پھیل گئی اور ایک مرتبہ اسکے در و دیوار کو روشن کر دیا لوگ پوچھتے ہیں یہ کس کا فرزند ہے بتلا دو کہ یہ بنی ہاشم کے خاندان کی بلند ترین نسل کا مبارک بچہ ہے اور سکے باپ سخی اور جواد ابوطالب کو اس فرزند کی تہنیت پیش کرو اور چلو چل کر اسکی ماں فاطمہ بنت اسد کو مبارکباد دیں "

قصیدہ طویل در واقعہ ولادت پے در پے اشعار میں نظم کیا گیا ہے جس کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں ان اشعار کے ساتھ فاضل شاعر نے جو شرح کی ہے وہ سرمہ کش دیدہ دل ہے۔

کانت ولادۃ سیدنا ومولانا امیر المومنین فی العام الثلاثین لولادۃ المصطفی علیہ وعلی آلہما الصلوۃ والسلام علی ماحقق المحققون فیکون ولادتہ الشریف حول ۶۰۱ مسیحیۃ ومن بشائر سعدہ علیہ صلوات اللہ انہ ولد فی الکعبۃ ولدتہ امہ فیہا فاستبشر بذلک ابوہ وعمومتہ عندولادتہ الشریفۃ دعتہ امہ حیدرۃ ومعنی ھذہ الکلمۃ الاسد وکانہا ارادت ان تسمیھا باسم ابیہا -

(ترجمہ) ہمارے سردار اور آقا کی پیدائش ارباب تحقیق کے ارشاد کے موافق حضرت رسولؐ کی ولادت سے ۳۰ سال بعد ہوئی اور اس حساب سے ولادت آپکی تقریباً ۶۰۰ء میں واقع ہوئی اور پیدائش کے مسوخصوصیات سے یہ ہے کہ آپ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت سے باپ چچا سب ہی خوش ہوئے ماں نے حیدر کہہ کے پکارا جسکے معنی شیر کے ہیں گویا مقصود یہ تھا کہ اپنے باپ کے نام پر نام رکھیں۔"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ کعبہ میں ولادت کا ہونا اتنی محدود حیثیت نہیں رکھتا کہ اوس کا اثر صرف اسلامی لٹریچر تک ہو بلکہ اسقدر غیر معمولی شہرت پا چکا ہے کہ خواہ مخواہ عیسائیوں کو اوسے تسلیم کرنا پڑا اور کعبہ میں ولادت کے قائل ہونیوالوں کو محقق کا خطاب ملا۔

حکیم بن حزام کی ولادت پر اجمالی نظر

گو اس سے قبل ثابت کیا جا چکا ہے کہ کعبہ میں جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے سوا کوئی فرد بشر پیدا نہیں ہوا مگر پھر بھی ہمارا دعوی تشنہ بیل ہے اور مطلب پر ایک ہلکا سا پردہ پڑا ہے جس کے اٹھانے کیلئے دو تنقیحیں قائم ہونا ضروری ہیں۔

(۱) حکیم بن حزام کون تھا۔

(۲) اوسکی ولادت کب ہوئی۔

ان دونوں تنقیحوں پر بحث کرنیکے بعد واقعہ کی نوعیت ظاہر ہو تا اسکا رہوکر نقاب کشائی آسان ہے۔

پہلی تنقیح اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ حکیم بن حزام نے ولادت کے بعد مدتوں کفر و الحاد کی زندگی بسر کی ہے جن لوگوں نے اوسکی پیدائش پر روشنی ڈالی ہے انہوں نے کوئی بات ایسی نہیں بیان کی جس سے اوسکا اجلال عام نگاہوں میں ظاہر ہو علامہ ابن عبدالبر واقعہ ولادت کو حسب ذیل الفاظ میں لکھتے ہیں۔

ان امہ حملت الکعبۃ فی نسوۃ من قریش وھی حامل فضربھا المخاض فاتیت بنطع فولدت علیہ (استیعاب فی فضائل الاصحاب ص۱۲۲)

حکیم بن حزام کی ماں کعبہ میں چند زنان قریش کیساتھ داخل ہوئی در انحالیکہ حمل سے تھی پس درد شروع ہوگیا اور فرش لاکر بچھا دیا جس پر حکیم بن حزام پیدا ہوا۔"

اگر اس واقعہ میں کچھ بھی صداقت ہوتی تو قریش میں کعبہ کو جو مرکزی حیثیت حاصل تھی اوس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم کہتے کہ اس قسم کے اتفاقی حادثہ کعبہ میں بہت ہوئے ہوں گے مگر صاحب استیعاب کے غیر ذمہ دارانہ الفاظ جسمیں نہ تو کعبہ کے اندر ولادت کی تصریح ہے نہ سلسلہ سند کی کوئی بحث کی ہے اور نہ ماخذ کا کچھ ذکر ہے خود بتاتے ہیں کہ قصہ طبعزاد ہے اور پھر اوسوقت جبکہ سبط ابن جوزی ایسے محقق نے روایت کو ضعیف سمجھکر تذکرہ کے لائق بھی نہ سمجھا

شہید ثالث علامہ شوستری کا جواب

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علامہ قاضی نور اللہ شوستری کے رشحہ قلم کو بھی نقل کردیں آپ فاضل ابن روزبہان کے جواب میں فرماتے ہیں۔

حکمہ بعدم التصحیح سقیم بعد ما روی المصنف ذلک من کتاب بشائر المصطفیٰ وقد رواہ عن یزید بن قعنب رواہ ابن مغازلی مرفوعا الی علی بن الحسین علی ما نقلہ صاحب کشف الغمۃ وکفی بروایۃ مثلہما من اھل السنۃ حجۃ لنا علیہم کما مر وجہہ مرارًا ایضاً کما صرح بہ الراوی الفضیلۃ والکرامۃ فی ان باب الکعبۃ کان مقفلا ولما ظہر اثار وضع الحمل علی فاطمۃ بنت اسد رضی عند الطواف خارج الکعبۃ افتتح الباب باذن اللہ تعالیٰ وھتف لہا ھاتف بالدخول وعلی تقدیر صحۃ تولد حکیم بن حزام قبل الاسلام علی وسط بیت اللہ الحرام فانما کان بحسب الاتفاق کما یتفق سقوط الطفل عن المراۃ والعجل عن البقرۃ فی الطریق وغیرہ علی انہ لا ندعی التشرف بولادتہ فی الکعبۃ فانہ ھو الکعبۃ الحقیقیۃ لاھل الانتباہ وقبلۃ اقبال المقبلین الی اللہ کما روی عنہ انہ قال نحن کعبۃ اللہ ونحن قبلۃ اللہ۔ (احقاق الحق)

اوسکی صحت کے خلاف آواز بلند کرنا سقیم ہے اسلئے کہ جب مصنف نے بشائر المصطفیٰ

سے روایت اخذ کی اور اوس میں یزید بن قعنب سے روایت کی گئی اور اُسے ابن مغازلی نے نقل کیا جس کا سلسلہ سند امام زین العابدین علیہ السلام تک پہونچتا ہے جیسا کہ صاحب کشف الغمہ نے اوسے نقل کیا ہے تو علماء اہلسنت میں سے ایسے دو شخصوں کی روایت اون پر ہماری حجت قائم ہونے کیلئے کافی ہے جیسا کہ بارہا ذکر آچکا ہے اور نیز تصریح راوی کی بنا پر فضیلت اور بزرگی اس امر میں ہے کہ دروازہ کعبہ کا مقفل تھا اور جب آثار وضع حمل طواف کرتے وقت بیرون کعبہ فاطمہ بنت اسد پر طاری ہوئے تو اون کیلئے حکم خدا سے کعبہ کا در کھلا اور ہاتف نے اندر دخل ہونے کی روایت کی۔

اور اگر حکیم بن حزام کی ولادت کو قبل اسلام خانہ کعبہ میں فرض بھی کرلیں تو وہ ایک اتفاقی امر تھا جس طرح اتفاقاً عورتوں کا حمل گرجاتا ہے اور راستہ میں گائے بچہ جن دیتی ہے علاوہ اسکے ہم اسبات کے مدعی تھوڑی ہیں کہ کعبہ میں ولادت سے اون کیلئے کوئی شرف ہوا اسلئے کہ وہ جناب خود کعبہ حقیقی ہیں اور خدا کی طرف توجہ کرنیوالوں کیلئے قبلہ جیسا کہ اون جناب سے روایت ہے کہ کعبہ خدا ہم ہیں اور قبلہ خدا ہم ہیں۔"

اس عبارت میں شہید علیہ الرحمہ نے صرف ابن مغازلی کی روایت سے استدلال کیا ہے جس کو ہم نذر قرطاس کرچکے ہیں مگر خدا کا شکر کہ ہم نے علماء اہلسنت کی ایک بڑی تعداد کے قلم سے حکیم بن حزام کی ولادت کو بے بنیاد ثابت کردیا۔ اب صاحب

ابطال لباطل کا یہ کہنا کہ المشھور بین الشیعۃ ان امیرالمومنین ولد فی الکعبۃ سراسر ہٹ دھرمی اور انصاف کیخلاف ہے بلکہ ابن روزبھان کی عبارت کو اس طرح ہونا چاہیئے۔

المشھور بین السنۃ والجماعۃ ان امیرالمومنین ولد فی الکعبۃ لیکن ہم بہرحال ابن روزبھان کے شکرگذار ہیں کہ انھوں نے بآن عصبیت حضرت کو امیرالمومنین تسلیم کیا ہے اور ہم کو یہ کہنے کی گنجائش ہوئی کہ جو صحیح معنوں میں امیرالمومنین ہو اوسکی جا ولادت کیلئے وہی جگہ موزوں ہے جو زمین میں منتخب ہو اور یہ بات صرف کعبہ میں تھی۔

دوسری تنقیح

اگرچہ ضمناً یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جو لوگ حکیم ابن حزام کی ولادت کے قائل ہیں وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ حکیم بن حزام کفر کی حالت میں پیدا ہوا لہٰذا اوسکی شان کعبہ میں ویسی ہے جیسا کہ خانہ خدا میں بتوں کی حیثیت تھی پھر بھی مزید تبصرہ کی ضرورت ہے علامہ ابن عبدالبر لکھتے ہیں۔

کان مولدہ قبل الفیل بثلث عشرۃ سنۃ وعاش حکیم بن حزام فی الجاھلیۃ ستین سنۃ وفی الاسلام ستین سنۃ وتوفی بالمدینۃ فی خلافۃ معاویہ سنۃ اربع وخمسین وھو ابن مایۃ وعشرین سنۃ (استیعاب جلد اول ص۱۳۲)

حکیم بن حزام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے تیرہ برس پہلے پیدا ہوا اور ۶۰ برس ایام جاہلیت مین اور ساٹھ برس اسلام مین رہا اور مدینے مین امیر معاویہ کے دورِ حکومت ۵۴ھ مین ۱۲۰ برس کی عمر مین وفات پائی"۔

ہمارے خیال مین یہ فیصلہ کن عبارت ہے جس کے مطالعہ کے بعد اب کوئی شبہ باقی نہین رہتا اور آسانی کے ساتھ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ہم تسلیم بھی کرلین تو جو شخص پیغمبر خدا کی ولادت سے تیرہ ۱۳ برس پہلے فترت کی تاریکی اور لامذہبی کی گھٹاؤن مین کعبہ مین پیدا ہوا ہو اوس کا مسلمانون مین کیا وقار ہو سکتا ہے۔ پیغمبر اسلام کی ولادت سے پہلے کعبہ مین جو واقعات ظہور پذیر ہون اون کا اسلام ہرگز ذمہ دار نہین ہے اور جو شخص ساٹھ برس کی طویل مدت تک کفر و شرک کی زنجیرون مین مقید رہا ہو اوسکو کعبہ کے شرف سے کوئی حصہ نہین پہونچ سکتا۔ شیخ زین العابدین عمر بن محمد بن ابی الفوارس وردی معری شافعی نے لکھا ہے کہ حکیم بن حزام ۸ھ ہجری مین اسلام لایا (ملاحظہ ہو تاریخ ابن وردی جلد اول صفحہ ۱۳۰ چھاپہ کلکتہ ۱۲۸۵ھ)

دوسرے لفظون مین اسکے معنی یہ ہوے کہ پیغمبر اسلام کی وفات سے ڈھائی برس پہلے جو شخص مسلمان ہوا ہو اوسکو اوس مقتدر ہستی کے مقابلہ مین پیش کیا جا رہا ہے کہ جو سب سے پہلے ایمان لایا ہے

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

ابن ابی الحدید معتزلی کی رائے ایک نظر

واقعہ نگاری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ شارح نہج البلاغہ کی ابلہ فریبی پر بھی ناظرین کو مطلع کرتے جائیں اسلاف کی کورانہ تقلید میں آپ کو بھی شاہ راہ ہدایت نظر نہ آئی اور " مذبذبین بین ذلک " کے مصداق بننے کے شوق میں لکھتے ہیں۔

واختلف فی مولد علی این کان فکثیر من الشیعۃ یزعمون انہ ولد فی الکعبۃ والمحدثون لا یعترفون بذلک ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی۔

(شرح نہج البلاغہ جلد اول ص۳)

علی بن ابی طالب کی جائے ولادت میں اختلاف ہے شیعوں میں ایک کثیر جماعت گمان کرتی ہے کہ وہ کعبہ میں پیدا ہوئے لیکن محدثین کو اس سے انکار ہے اور ان کا گمان ہے کہ کعبہ میں حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ پیدا ہوا۔

ہمیں افسوس ہے کہ ابن ابی الحدید ایسے شخص نے مولد حضرت علیؑ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی آنکھوں پر حجاب غفلت ڈال لئے اور تمام کتب سیر و تاریخ سے قطع نظر کرلی اور کعبہ کے مولد علی ہونے کو شیعوں کے سر تھوپا گویا تمام وہ کتابیں جس میں حضرت کی ولادت کا ذکر ہے ان کی نظر سے گذری ہی نہیں طرفہ یہ کہ

فاضل ابن روزبہان کی شاگردی میں نئی بات کہی اونھوں نے اس واقعہ کا ثبوت مورخین کے قلم سے طلب کیا تھا انھوں نے لفظ بدل کے محدثین کے انکار کو دلیل قرار دیا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ فاضل ابن روزبہان اور ابن ابی الحدید رجال کے خلاف اعلان جنگ کرنا چاہتے ہیں اور تمام وہ مورخین جنھوں نے جناب امیرع کو مولود کعبہ کہا ہے صاحب ابطال الباطل کے نزدیک مورخ نہ تھے اور وہ تمام محدثین جنھوں نے اپنے قلم سے اس واقعہ کا ثبوت دیا ہے ابن ابی الحدید کے نزدیک فن حدیث سے معرا تھے یہ وہ تعصب انگیز تخیلات ہیں جو اہل عقل میں کبھی مقبول نہیں ہو سکتے۔ ہمارے جلیل القدر عالم علی بن عبداللہ بن علی البحرانی شارح نہج البلاغہ کا جواب بتیر مجرے لکھتے ہیں۔

فلا التفات حینئذٍ لتوقف ابن ابی الحدید فی ذلک زعما ان المحدثین لا یعترفون ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام اذ لا عبرۃ بزعمھم بعد ما سمعت فیہ من الصحۃ ولا ریب ان المحدثین زعموا ھذہ الفضیلۃ لحکیم بن حزام لینا قضوا۔ ماورد لامیر المومنین کما ھی عادتھم والحق لا یزید الا علوا وظھورا والصدق لا یزال یتوقد ضیاءً ونورا۔

(منار الھدیٰ فی اثبات النص علی الائمۃ النجباء)

ابن ابی الحدید کے اس جگہ توقف کرنیکی طرف التفات کی ضرورت نہیں درانحالیکہ

اوسکا گمان ہے کہ محدثین اس کا اقرار نہین کرتے اور اپنے نزدیک سمجھتے ہین کہ کعبہ مین پیدا ہونیوالا حکیم بن حزام تھا اون کے زعم ناقص پر توجہ کی نہین ضرورت بعد اسکے کہ صحت و وثوق کے ساتھ واقعہ اپنی جگہ ثابت ہے اور اسمین شک نہین کہ محدثین نے اس شرف کو حکیم بن حزام کیلئے صرف حضرت امیرالمومنین ؑ کا مرتبہ گھٹانے کیلئے تجویز کیا جیسا کہ اونکی عادت ہے۔

مولد علیؑ کی مکہ مین غلط نبیاد

زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اختلاف کی خلیج حائل کرنیوالون نے قلمی جد وجہد مین ناکامیاب ہونے پر بھی دم نہ لیا اور حسد کے جذبے سے مجبور ہوکر مکہ کی پاک سرزمین پر "مولد علی" کے نام سے ایک عمارت کی نبیاد ڈالی تاکہ حاجیون مین ہر کہ و مہ اس کا گواہ ہو جائے کہ علی کی ولادت گاہ کو کعبہ کی چاردیواری سے کوئی تعلق نہین ہے وہ ایک علیحدہ مقام ہے جو مولد نبی سے متصل ہے۔

اگر تخریبی کوششون مین دونون صورتون کا موازنہ کیا جائے تو پہلی صورت سے زیادہ یہ دوسری صورت خطرناک تھی کاغذ پر دلیل و برہان کی کاٹ سے اعتراض کے نقوش مٹا دینے سے عمارت کی نبیاد کو متزلزل کردینا زیادہ دشوار ہے گو یہ عمارت اوسوقت سے آجتک باقی رہی اور ابن سعود نے اماکن متبرکہ کے آثار محو کرنیکے ساتھ اسکو بھی ڈھا دیا اور اخبارات مین اس خبر نے گردش کی کہ مولد علی بھی منہدم

کر دیا گیا" مگر جب مکہ مین یہ عمارت باقی تھی اوسوقت بھی خود نسبت دینے والون مین اسکا وقار نہ تھا اور اسکے خلاف قلم اٹھتے تھے گذشتہ اوراق مین ہم کہہ چکے ہین کہ قطب الدین حنفی نے کتاب الاعلام مین اس بے بنیاد خبر کو ابھارا اور فاضل گجراتی نے اپنے قلم سے بنجکنی کی محرک بھی ہم مین نہ تھے اور تکذیب کرنیوالے کا تعلق بھی ہمارے فرقہ سے نہین ہے یہی روش محمد جار اللہ بن محمد امین الدین بن ابوبکر بن ظہیرہ حنفی مکی نے بھی اپنی تصانیف مین اختیار کی ہے جب نظر تعمق سے دیکھئے کے بعد مصنف کے ضمیر کا پتہ چلتا ہے اگر مخالفت مین قلم اٹھا تو دبی زبان حق کی طرف بھی راہنمائی ہوئی یہ سموئی ہوئی باتین خیالات کے تذبذب کی دلیل ہین فاضل مذکور مکہ کی تاریخ اور وہان کے "مقامات متبرکہ کی فہرست دیتے ہوے لکھتے ہین۔

منها مولد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وھو بالمحل المعروف بشعب علی وھو مقابل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقیل ان مولد علی رضی اللہ عنہ فی جوف الکعبۃ (جامع اللطیف)

ازانجملہ مولد ہے ہمارے سردار علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا وہ جگہ مشہور ہے کہ شعب علی کہتا تھا جو مولد نبی کے روبرو واقع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسبات مین انحصار ہے کہ اون حضرت کی ولادت گاہ بطن کعبہ ہے۔"

مولف کا یہ رویہ ہمارے مطلوب کا مزید ثبوت ہے کہ وہ شعب علی کا پتہ دینے کے بعد اس عبارت پر ہرگز تیار نہین ہین آپکے مولود کعبہ ہونے کو نظرانداز

کر دیں گیا ان تمام تصریحات اور شواہد کے بعد بھی فاضل ابن روز بہان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ علی کی ولادت کعبہ میں صرف شیعوں میں مشہور ہے؟

تمام بحث کا نتیجہ

یا

اسلام کے زبردست مورخین کا فیصلہ

یہ ہے کہ مولود کعبہ صرف علی مرتضیٰ ع کی ذات ہے اور اون کے سوا کوئی بھی کعبہ کی چار دیوار میں پیدا نہیں ہوا حکیم بن حزام کی ولادت کا واقعہ سلسلۂ سند میں ضعیف ہونے سے افسانہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا خانہ کعبہ کے سوا کوئی اور مولد علی بن ابی طالب کا نہیں ہے اور وہ بحمد اللہ آج بھی باقی ہے چار دانگ عالم کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں حج میں اوسی کا طواف کرتے ہیں ؎

طواف خانہ کعبہ از ان شد بر ہمہ واجب
کہ آنجا در وجود آمد علی بن ابی طالب